اتوار 26 مئی، 2024

مضمون۔ جان اور جسم

سنہری متن: رومیوں 13 باب 1 آیت

"ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔"

جوابی مطالعہ: **متی 16 باب 21 تا 26 آیات**

21۔ اُس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اُسے ضرور ہے کہ یروشلیم کو جائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دکھ اٹھائے اور قتل کیا جائے اور تیسرے دن جی اٹھے۔

22۔ اِس پر پطرس اُس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ اے خداوند خدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا۔

23۔ اُس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔

24۔ اُس وقت یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔

25۔ کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا اسے پائے گا۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، "سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ" میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

26۔ اور اگر آدمی ساری دنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اٹھائے تو اسے کیا فائدہ ہو گا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟

درسی وعظ

بائبل میں سے

1۔ زبور 16:5 تا 11 آیات

5۔ خداوند ہی میری میراث اور میرے پیالے کا حصہ ہے۔ تو میرے بخرے کا محافظ ہے۔

6۔ جریب میرے لئے دل پسند جگہوں میں پڑی بلکہ میری میراث خوب ہے!

7۔ میں خداوند کی حمد کروں گا جس نے مجھے نصیحت دی ہے۔ بلکہ میرا دل رات کو میری تربیت کرتا ہے۔

8۔ میں نے خداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا ہے۔ چونکہ وہ میرے دہنے ہاتھ ہے اِس لئے مجھے جنبش نہ ہو گی۔

9۔ اِسی سبب سے میرا دِل خوش اور میری روح شادمان ہے۔ میرا جسم بھی امن وامان میں رہے گا۔

10۔ کیونکہ تُو نہ میری جان کو پاتال میں رہنے دے گا نہ اپنے مقدس کو سڑنے دے گا۔

11۔ تو مجھے زندگی کی راہ دکھائے گا۔ تیرے حضور میں کامل شادمانی ہے۔ تیرے دہنے ہاتھ میں دائمی خُوشی ہے۔

2۔ پیدائش 32 باب 3، 6 تا 11، 13، 24 تا 30 آیات

بائبل کا یہ سبق پلیین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

3۔اور یعقوب نے اپنے آگے آگے قاصدوں کو ادوم کے ملک کو جو شعیر کی سرزمین میں ہے اپنے بھائی عیسو کے پاس بھیجا۔

6۔پس قاصد یعقوب کے پاس لوٹ کر آئے اور کہنے لگے کہ ہم تیرے بھائی عیسو کے پاس گئے تھے۔ وہ چار سو آدمیوں کو ساتھ لے کر تیری ملاقات کو آرہا ہے۔

7۔تب یعقوب نہایت ڈر گیا اور پریشان ہوا اور اُس نے اپنے ساتھ کے لوگوں اور بھیڑ بکریوں اور گائے بیلوں اور اونٹوں کے دو غول کئے۔

8۔اور سوچا کہ اگر عیسو ایک غول پر آپڑے اور اُسے مارے تو دوسرا غول بچ کر بھاگ جائے گا۔

9۔اور یعقوب نے کہا اے میرے باپ ابرہام کے خدا اور میرے باپ اضحاق کے خدا! اے خداوند جس نے مجھے یہ فرمایا کہ تو اپنے ملک کو اپنے رشتہ داروں کے پاس لوٹ جا اور میں تیرے ساتھ بھلائی کرونگا۔

10۔ میں تیری سب رحمتوں اور وفاداری کے مقابلہ میں جو تو نے اپنے بندہ کے ساتھ برتی ہے بالکل ہیچ ہوں کیونکہ میں صرف اپنی لاٹھی لے کر اِس یردن کے پار گیا تھا اور اب ایسا ہوں کہ میرے دو غول ہیں۔

11۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے میرے بھائی عیسو کے ہاتھ سے بچا لے کیونکہ میں اُس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ آکر مجھے اور بچوں کو ماں سمیت مار نہ ڈالے۔

13۔اور وہ اُس رات وہیں رہا اور جو اُس کے پاس تھا اُس میں سے اپنے بھائی عیسو کے لئے یہ نذرانہ لیا۔

24۔اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اُس سے کشتی لڑتا رہا۔

25۔اُس نے دیکھا کہ وہ اُس پر غالب نہیں ہوتا تو اسکی ران کو اندر کی طرف چھوا اور یعقوب کی ران کی نس اُسکے ساتھ کشتی کرنے پر چڑھ گئی۔

26۔اور اُس نے کہا مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹ چلی۔ یعقوب نے کہا کہ جب تک تُو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دونگا۔ 27۔ تب اُس نے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے جواب دیا یعقوب۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

28۔اُس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہو گا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔

29۔تب یعقوب نے اُس سے کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں تو مجھے اپنا نام بتا دے۔ اُس نے کہا کہ تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اور اُس نے اُسے وہاں برکت دی۔

30۔اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا تو بھی میری جان بچی رہی۔

3۔ پیدائش 33 باب 1، (تا پہلی)، 3، 4 آیات

1۔اور یعقوب نے اپنی آنکھیں اُٹھا کر نظر کی اور کیا دیکھتا ہے کہ عیسو چار سو آدمی ساتھ لئے چلا آرہا ہے۔

3۔اور وہ اُن کے آگے آگے چلا اور اپنے بھائی کے پاس پہنچتے پہنچتے سات بار زمین تک جھکا۔

4۔اور عیسو اُسے ملنے کو دوڑا اور اُس سے بغل گیر ہوا اور اُسے گلے لگایا اور چوما اور وہ دونوں روئے۔

4۔ نوحہ 3 باب 22 تا 25 آیات

22۔یہ خداوند کی شفقت ہے کہ ہم فنا نہیں ہوئے کیونکہ اُس کی رحمت لازوال ہے۔

23۔وہ ہر صبح تازہ ہے۔ تیری وفاداری عظیم ہے۔

24۔میری جان نے کہا میرا ابخرہ خداوند ہے! اِس لئے میری امید اُسی سے ہے۔

25۔خداوند اُن پر مہربان ہے جو اُس کے منتظر ہیں۔ اُس جان پر جو اُس کی طالب ہے۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ’’سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ‘‘ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

5۔ یسعیاہ 55 باب 1 تا 3 آیات

1۔ اے سب پیاسو پانی کے پاس آؤ اور وہ بھی جس کے پاس پیسہ نہ ہو۔ آؤ مول لو اور کھاؤ۔ ہاں آؤ اور دودھ بے زر اور بے قیمت خریدو۔

2۔ تم کس لئے اپنا روپیہ اُس چیز کے لئے جو روٹی نہیں اور اپنی محنت اُس چیز کے واسطے جو آسودہ نہیں کرتی خرچ کرتے ہو؟ تم غور سے میری سنو اور ہر وہ چیز جو اچھی ہے کھاؤ اور تمہاری جان فربہی سے لذت اٹھائے۔

3۔ کان لگاؤ اور میرے پاس آؤ اور سنو اور تمہاری جان زندہ رہے گی اور میں تم کو ابدی عہد یعنی داؤد کی سچی نعمتیں بخشوں گا۔

6۔ یسعیاہ 58 باب 6 تا 8، 10، 11 آیات

6۔ کیا وہ روزہ جو میں چاہتا ہوں یہ نہیں کہ ظلم کی زنجیریں توڑے اور جوئے کے بندھن کھولے اور مظلوموں کو آزاد کرے بلکہ ہر ایک جوئے کو توڑ ڈالے۔

7۔ کیا یہ نہیں کہ تُو اپنی روٹی بھوکے کو کھلائے اور مسکینوں کو جو آوارہ ہیں گھر میں لائے اور جب کسی کو ننگا دیکھے اُسے پہنائے اور تُو اپنے ہم جسم سے روپوشی نہ کرے۔

8۔ تب تیری روشنی صبح کی مانند پھوٹ نکلے گی اور تیری صحت کی ترقی جلد ظاہر ہو گی۔ تیری صداقت تیری ہراول ہو گی اور خداوند کا جلال تیرے پیچھے تیری حفاظت کرے گا۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

10۔ اگر تُو اپنے دل کو بھوکے کی طرف مائل کرے اور آزودہ دل کو آسودہ کرے تو تیرا نور تاریکی میں چمکے گا اور تیری تیرگی دوپہر کی مانند ہو جائے گی۔

11۔ اور خداوند سدا تیری راہنمائی کرے گا اور خشک سالی میں تجھے سیر کرے گا اور تیری ہڈیوں کو قوت بخشے گا۔ پس تُو سیراب باغ کی مانند ہوگا اور اُس چشمہ کی مانند جس کا پانی کم نہ ہو۔

7۔ 1 تھسلنیکیوں 5 باب 23 آیت (میں)

23۔ اور تمہارے روح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔

سائنس اور صحت

1۔ 16:335 (خدا)۔20

خدا اور جان ایک ہیں، اور یہ اتحاد کبھی بھی محدود عقل یا ایک محدود بدن میں شامل نہیں ہوتا۔ روح ابدی، الٰہی ہے۔ روح، جان کے علاوہ زندگی کو کچھ بھی مرتب نہیں کر سکتا، کیونکہ روح باقی کسی بھی چیز سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

2۔ 25:307(دی)۔30

الٰہی فہم بشر کی جان ہے، اور انسان کو سب چیزوں پر حاکمیت عطا کرتا ہے۔ انسان کو مادیت کی بنیاد پر خلق نہیں کیا گیا اور نہ اسے مادی قوانین کی پاسداری کا حکم دیا گیا جو روح نے کبھی نہیں بنائے؛ اس کا صوبہ روحانی قوانین، فہم کے بلند آئین میں ہے۔

3۔ 12-3:482

انسانی سوچ نے اِس مفروضے کے تحت لفظ جان کے مفہوم کو ملاوٹ زدہ کر دیا ہے کہ مادے میں رہتے ہوئے جان بدکار اور نیک ذہانت دونوں ہے۔ جہاں معبود کے معنی مطلوب ہوں وہاں لفظ جان کا موزوں استعمال صرف لفظ خدا کے ساتھ تبادلہ کرنے سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ دیگر معاملات میں، فہم کا لفظ استعمال کریں تو آپ کو اِس کا سائنسی مفہوم میسر ہوگا۔ جیسے کہ کرسچن سائنس میں استعمال کیا گیا ہے، جان روح یا خدا کے لئے موزوں مترادف الفاظ ہیں؛ لیکن سائنس کے علاوہ، جان فہم کے ساتھ، مادی احساس کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

4۔ 5-25:280

صحیح سمجھا جائے تو ایک حساس مادی صورت اپنانے کی بجائے، انسان ایک بے حس بدن لئے ہوئے ہے، اور خدا، جو انسان اور ساری مخلوق کی جان ہے، اپنی انفرادیت، ہم آہنگی اور لافانیت میں دائمی ہوتے ہوئے، منفرد رہتا اور انسان میں ان خوبیوں کو، عقل کے وسیلہ، نہ کہ مادے کے وسیلہ، متواتر رکھتا ہے۔ انسانی خیالات پر غور کرنے اور ہستی کی سائنس کو رد کرنے کا صرف ایک عذر روح سے متعلق ہماری لاعلمی ہے، وہ لاعلمی جو صرف الٰہی سائنس

کے ادراک کو تسلیم کرتی ہے، ایسا ادراک جس کے وسیلہ ہم زمین پر سچائی کی بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں اور یہ سیکھتے ہیں کہ روح لامحدود اور نہایت اعلیٰ ہے۔ روح اور مادا روشنی اور تاریکی سے زیادہ مزید نہیں گھلتے ملتے۔

5۔ 308: 14۔16 اگلا صفحہ

روح سے معمور بزرگوں نے سچائی کی آواز سنی، اور انہوں نے خدا کے ساتھ ویسے ہی بات کی جیسے انسان انسانوں کے ساتھ بات کرتا ہے۔

یعقوب تنہا، غلطی کے ساتھ لڑ رہا تھا، زندگی، مواد اور ذہانت کی فانی حس کے ساتھ جدوجہد کر رہا تھا، جیسے کہ یہ سب مادے کے ساتھ اِس کی جھوٹی تسکینوں اور تکالیف کے ساتھ موجود ہوتے ہیں، جب ایک فرشتہ، سچائی اور محبت کی جانب سے ایک پیغام، اُس پر ظاہر ہوا اور اُس نے اُسے، یا اُس کی طاقت کو یا اپنی غلطی کو مارا، جب تک کہ اُس نے اِس کی غیر حقیقت کو نہ دیکھا، اور وہاں ادراک میں آتے ہوئے، سچائی نے الٰہی سائنس کے اِس فنی ایل میں اُسے روحانی قوت بخشی۔ پھر روحانی مبشر نے کہا: ”مجھے جانے دے کہ پو پھٹ چلی“؛ یعنی، تجھ پر سچائی اور محبت کی روشنی پڑے۔ مگر اجداد نے، اُسکی غلطی کو سمجھتے ہوئے اور اُس کی مدد کی ضرورت کو جانتے ہوئے، اِس جلالی نور پر اُس کی گرفت کو ڈھیلا نہیں کیا جب تک کہ اُس کی فطرت بدل نہ گئی۔ جب یعقوب سے پوچھا گیا، ”تیرا نام کیا ہے؟“ تو اُس نے سیدھا جواب دیا؛ اور پھر اُس کا نام اسرائیل میں تبدیل ہو گیا، کیونکہ ”ایک شہزادہ ہوتے ہوئے“ اُس نے ”آدمیوں اور خدا کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب آیا۔“ پھر یعقوب نے اپنے چھڑانے والے سے سوال کیا، ”میں تیری منت کرتا ہوں تُو مجھے اپنا نام بتادے؛“ مگر اِس استدعا کو روک دیا گیا، کیونکہ قاسد بدنی ہستی نہیں، بلکہ ایک بے نام، انسان کے ساتھ الٰہی محبت کی غیر جسمانی تفویض تھا، زبور نویس کے الفاظ کے مطابق، جس نے اُس کی روح کو بحال کیا، اُسے ہستی کا روحانی فہم بخشا اور اُس کے جسمانی فہم کو رد کیا۔

پس یعقوب کی جدوجہد کا نتیجہ نکلا۔ اُس نے روح اور روحانی قوت کے فہم کے ساتھ مادی غلطی کو فتح کیا۔ اس نے اُس آدمی کو بدل کرر کھ دیا۔ اُسے مزید یعقوب نہ کہا گیا، بلکہ اسرائیل، خدا کا شہزادہ، یا خدا کا سپاہی کہا گیا جس نے اچھی لڑائی لڑی تھی۔ اُسے اُن کا باپ بننا تھا، جو نہایت سنجیدہ کوشش سے مادی حواس پر روح کی طاقت کے اظہار کی پیروی کررہے تھے؛ اور زمین کے وہ فرزند جنہوں نے اُس کے نمونے کی پیروی کی وہ اسرائیل کی نسل کہلائے، جب تک مسیحا انہیں نیا نام نہ دیتا۔

6۔ 216:11۔21

یہ فہم کہ انا عقل ہے، اور یہ کہ ماسوائے ایک عقل یا ذہانت کے اور کچھ نہیں، فانی حس کی غلطیوں کو تباہ کرنے اور فانی حس کی سچائی کی فراہمی کے لئے ایک دم شروع ہو جاتا ہے۔ یہ فہم بدن کو ہم آہنگ بناتا ہے؛ یہ اعصاب، ہڈیوں، دماغ وغیرہ کو غلام بناتا ہے نہ کہ مالک بناتا ہے۔ اگر انسان پر الٰہی عقل کے قانون کی حکمرانی ہوتی ہے، تو اُس کا بدن ہمیشہ کی زندگی اور سچائی اور محبت کے سپرد ہے۔ بشر کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ انسان، یعنی خدا کی شبیہ اور صورت، کو مادہ اور روح، اچھائی اور بدی دونوں فرض کرتا ہے۔

7۔ 60:29۔6

جان میں لا متناہی وسائل ہیں جن سے انسان کو برکت دینا ہوتی ہے اور خوشی مزید آسانی سے حاصل کی جاتی ہے اور ہمارے قبضہ میں مزید محفوظ رہے گی، اگر جان میں تلاش کی جائے گی۔ صرف بلند لطف ہی لافانی انسان کے نقوش کو تسلی بخش بنا سکتے ہیں۔ ہم ذاتی فہم کی حدود میں خوشی کو محدود نہیں کر سکتے۔ حواس کوئی حقیقی لطف عطا نہیں کرتے۔

بائبل کا یہ سبق پلیین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

انسانی ہمدردیوں میں اچھائی کو بدی پر اور جانور پر روحانی کو غلبہ پانا چاہئے وگرنہ خوشی کبھی فتح مند نہیں ہو گی۔

8۔ 1-27:62

انسان کی بلند فطرت کمتر کی حکمرانی تلے نہیں ہوتی؛ اگر ایسا ہوتا، تو حکمت کی ترتیب اُلٹ ہو جاتی۔ زندگی سے متعلق ہمارے جھوٹے خیالات ابدی ہم آہنگی کو چھپاتے ہیں، اور وہ بیماری پیدا کرتے ہیں جس کی ہم شکایت کرتے ہیں۔ چونکہ بشر مادی قوانین پر یقین رکھتے اور عقل کی سائنس کو رد کرتے ہیں، تو یہ مادیت کو اول اور جان کے اعلیٰ قانون کو آخر نہیں بناتا۔

9۔ 6-25:119

طلوعِ آفتاب کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص یہ مانتا ہے کہ یہ منظر ہماری حواس کے لئے اس یقین کی مخالفت کرتا ہے کہ زمین حرکت میں ہے اور سورج ساکت ہے۔ جیسے علم فلکیات نظام شمسی کی حرکت سے متعلق انسانی نظریے کو تبدیل کرتا ہے، اسی طرح کرسچن سائنس جان اور بدن کے دیدنی تعلق کو تبدیل کرتی ہے اور بدن کو عقل کے لئے معاون بناتی ہے۔ پس یہ انسان پر منحصر کرتا ہے جو آرام دہ عقل کا حلیم خادم ہونے کے علاوہ کچھ نہیں، اگرچہ دوسری صورت میں یہ فہم کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن ہم اسے کبھی سمجھ نہیں پائیں گے جب تک کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ جان مادے کی بدولت بدن یا عقل میں ہے اور یہ کہ انسان کم عقلی میں شامل ہے۔ جان یا روح خدا ہے، نا قابل تبدیل اور ابدی؛ اور انسان جان، خدا کے ساتھ وجودیت رکھتا اور اس کی عکاسی کرتا ہے، کیونکہ انسان خدا کی شبیہ ہے۔

10۔ 16-12:125

چونکہ انسانی سوچ شعوری درد اور بے آرامی، خوشی اور غمی، خوف سے امید اور ایمان سے فہم کے ایک مرحلے سے دوسرے میں تبدیل ہوتی رہتی ہے، اس لئے ظاہری اظہار بالا آخر انسان پر جان کی حکمرانی ہوگا نہ کہ مادی فہم کی حکمرانی ہوگا۔

روزمرہ کے فرائض

منجاب میری بیکر ایڈی

روزمرہ کی دعا

اس چرچ کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ ہر روز یہ دعا کرے: ”تیری بادشاہی آئے؛“ الٰہی حق، زندگی اور محبت کی سلطنت مجھ میں قائم ہو، اور سب گناہ مجھ سے خارج ہو جائیں؛ اور تیرا کلام سب انسانوں کی محبت کو وافر کرے، اور اُن پر حکومت کرے۔

چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 4۔

مقاصد اور اعمال کا ایک اصول

نہ کوئی مخالفت نہ ہی کوئی محض ذاتی وابستگی مادری چرچ کے کسی رکن کے مقاصد یا اعمال پر اثر انداز ہونے چاہئیں۔ سائنس میں، صرف الٰہی محبت حکومت کرتی ہے، اور ایک مسیحی سائنسدان گناہ کو رد کرنے سے، حقیقی بھائی چارے، خیرات پسندی اور معافی سے محبت کی شیریں آسائشوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اس چرچ کے تمام اراکین کو سب گناہوں سے، غلط قسم کی

پیشن گوئیوں، منصفیوں، مذمتوں، اصلاحوں، غلط تاثرات کو لینے اور غلط متاثر ہونے سے آزاد رہنے کے لئے روزانہ خیال رکھنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے۔

چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 1۔

فرض کے لئے چوکسی

اس چرچ کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر روز جارحانہ ذہنی آراء کے خلاف خود کو تیار رکھے، اور خدا اور اپنے قائد اور انسانوں کے لئے اپنے فرائض کو نہ کبھی بھولے اور نہ کبھی نظر انداز کرے۔ اس کے کاموں کے باعث اس کا انصاف ہوگا، وہ بے قصور یا قصوار ہوگا۔

چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 6۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، "سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ" میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔